موضوع۔ جہاد کا صحیح اور شرعی مفہوم

نام - محمد فیاض عالم

جماعت۔ رابعہ (ب)

ضلع - بنارس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ـ بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل اللہ المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وكلا وعد اللہ الحسنی ۝

صدق اللہ مولانا العظیم ۝ وصدق رسوله الكريم الامين ۝

تمہید

اسلامی احکام میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق افراد سے ہے بعض وہ ہیں جس کیلئے اجتماعیت و جماعت درکار ہے، جیسے جمعہ، عیدین، جہاد وغیرہ

جس طرح نماز، روزہ، حج، زکاۃ وغیرہ فرض ہے اسی طرح جہاد بھی فرض ہے لیکن اقامت جہاد کا تعلق انفرادی نہیں ہے بلکہ اجتماعی ہے یعنی قتال مع الکفار کیلئے مسلمان اسلام کا ہونا ضروری ہے۔

کسی خطہ ارض میں کوئی اسلامی سلطنت ہو اور وہاں اسلامی احکام جاری ہوں اور مسلمانوں کے دینی و دنیاوی امور کا متولی ہو۔ تو بعد وجود سلطان اسلام کیلئے قتال بالکفار جہاد کی لوغ عظیم کی اقامت فرض ہے اور تمام مسلمانوں پر اسمیں جانی و مالی و دیگر طرح سے تعاون کرنا ضروری ہے۔ البتہ جہاد کی ایک قسم جہاد بالقلم ہے اس کیلئے علماء کو کوشش کرنا ضروری ہے یعنی تحریر و تقریر کے ذریعہ باطل افکار و نظریات کا ابطال و تردید۔ چنانچہ مختصر مقالہ میں جہاد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث سے اسکی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے تاکہ مسلمان جہاد کے شرعی مفہوم سے واقف ہو سکیں حسب استطاعت تیاری کریں

اب آیئے جہاد کے صحیح اور شرعی مفہوم کی طرف چلتے ہیں

امام علاءالدین ابی بکر بن مسعود الکاسانی الحنفی اپنی کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں جہاد کی تعریف لکھتے ہیں کہ

اما الجهاد فی اللغة، فعبارة عن بذل الجهد بالضم، وهو الوسع والطاقة أو عن المبالغة فی العمل من الجهد بالفتح

وفی عرف الشرع: يستعمل فی بذل الوسع والطاقة بالقتال فی سبيل اللہ عزوجل بالنفس والمال واللسان أو غير ذلك أو المبالغة فی ذلك. واللہ تعالی أعلم.

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج ۶ کتاب السیر ص ۵۷)

محمد امین الشہیر بابن عابدین اپنی کتاب رد المحتار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار میں جہاد کی تعریف لکھتے ہیں کہ

وهو لغة: مصدر جاهد فی سبيل اللہ.

وشرعاً: الدعاء الی الدين الحق وقتال من لم يقبله، وعرفه ابن الكمال بانه بذل الوسع فی القتال اللہ مباشرة، أو معاونة بمال أو رأی، أو تكثير سواد، أو غير ذلك اهـ.

(رد المحتار علی الدر المختار ج ۶ کتاب الجهاد ص ۱۲۶)

جہاد کا لغوی معنی ہے محنت کرنا، کوشش کرنا، محنت مزدوری۔

اور شرعی لوگوں کو دین حق کی دعوت دینا اور کافروں سے قتال کرنا اللہ کی راہ میں جنگ کرنا اگر جنگ نہ ہو تو کم سے کم مال اور جان کے ذریعے یا رائے کے ذریعے۔

تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جہاد شریعت میں قتال فی سبیل اللہ اور اسکی معاونت کو کہتے ہیں۔ جہاد کی تعریف میں ائمہ اربعہ سے منقول جہاد کی تعریفیں ملاحظہ ہوں۔

جہاد کی تعریف فقہ حنفی میں۔

(۱) الجہاد بذل الوسع والطاقۃ بالقتال فی سبیل اللہ عزوجل بالنفس والمال واللسان وغیر ذلک۔

اللہ رب العزت کے راستے میں قتال کرتے ہوئے اپنی جان و مال اور زبان اور دوسری چیزوں سے بھرپور کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہیں۔ (البدائع والصنائع)

(۲) الجہاد دعوۃ الکفار الی دین الحق وقتالھم ان لم یقبلوا۔

جہاد کا معنی کافروں کو دین حق کی طرف دعوت دینا اور ان سے قتال کرنا اگر وہ دین حق کو قبول نہ کریں۔ (فتح القدیر)

جہاد کی تعریف فقہ مالکی میں

(۱) قتال المسلم کافرا لاعلاء کلمۃ اللہ

جہاد کا معنی مسلمانوں کا کافروں سے اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے قتال کرنا (حاشیۃ العدوی، الشرح الصغیر)

(جہاد کی تعریف فقہ شافعی میں)

(۲) وشرعا بذل الجہد فی قتال الکفار

اور جہاد کے شرعی معنی اپنی پوری کوشش کافروں سے قتال کرنے میں صرف کرنا (فتح الباری)

جہاد کی تعریف فقہ حنبلی میں

(۵) الجہاد قتال الکفار

جہاد کافروں سے لڑنے کو کہتے ہیں۔ (مطالب اولی النہی)

یہ تو تھیں جہاد کی شرعی لغوی تعریف اب آئیے جہاد کے حکم کی جانب۔

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ جہاد کا حکم لکھتے ہوئے، جہاد ایک محکم فریضہ اور اللہ پاک کا قطعی فیصلہ ہے۔ جہاد کا منکر کافر ہوگا اور جہاد سے جی چرانے والا گمراہ ہوگا۔

(فتح القدیر ص ۱۹۱ ج ۵)

صاحب الاختیار فرماتے ہیں۔ جہاد ایک محکم اور قطعی فریضہ ہے جس کا منکر کافر ہے اور یہ فریضہ قرآن و حدیث اور امت کے اجماع سے ثابت ہے۔ (فتح القدیر ص ۱۹۱ ج ۵)

جہاد کی کتنی قسمیں ہیں۔

جہاد کو جدید سلسلے سے بھرپور تقسیم کیا گیا ہے۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے اسکی درج ذیل اقسام ہیں۔

(۳) جہاد بالعلم (۲) جہاد بالمال (۳) جہاد بالعمل (۴) جہاد بالنفس (۵) جہاد بالقتال

(۱) جہاد بالعلم: یہ وہ جہاد ہے جس کے ذریعے قرآن و سنت پر مبنی احکامات کے علم کو پھیلایا جاتا ہے تاکہ کفر و جہالت کے اندھیرے ختم ہوں اور دنیا رشد و ہدایت کے نور سے منور ہو جائے۔

(۲) جہاد بالمال: اپنے مال کو دین کی سربلندی کی خاطر اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کو جہاد بالمال کہتے ہیں۔

(۳) جہاد بالعمل: جہاد بالعمل کا تعلق ہماری زندگی سے ہے اس جہاد میں قول کے بجائے عمل اور گفتار کے بجائے کردار کی قوت سے معاشرے میں انقلاب برپا کرنا مقصود ہے۔ جہاد بالعمل ایک مسلمان کیلئے احکام الٰہیہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اور اپنی زندگی کو ان

Madlu

احکام کے مطابق بسر کرنے کا نام ہے۔

(۴) جہاد بالنفس: جہاد بالنفس بندۂ مومن کیلئے نفسانی خواہشات سے مسلسل اور صبر آزما جنگ کا نام ہے یہ وہ مسلسل عمل جو انسان کی پوری زندگی پر محیط ہے۔ شیطان براہ راست انسان پر حملہ آور ہوتا ہے اگر نفس کو مطیع کرایا جائے اور اس کا تزکیہ ہو جائے تو انسان شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اور اسی کو تزکیہ نفس کہتے ہیں۔

(۵) جہاد بالقتال: یہ جہاد میدان جنگ میں کافروں اور دشمنوں کے خلاف اس وقت صف آراء ہونے کا نام ہے جب دشمن سے آپ کی جان، مال یا آپ کے ملک کی سرحد خطرے میں ہوں۔ اگر کوئی کفر کے خلاف جنگ کرتا ہوا مارا جائے تو قرآن کے فرمان کے مطابق اسے مردہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ حقیقت میں زندہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (البقرۃ ۲، ۱۵۴)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مردہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ ۞ (سورۃ بقرہ ۲۱۲)

تمہارے اوپر قتال فرض کیا گیا ہے اور تمہیں ناپسند ہو گا۔

سلمہ بن نفیل الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرے گا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔

(سنن نسائی ۶/ ۲۱۴، ۲۱۵ ح ۳۵۹۱، واسنادہ صحیح، علامہ السائحی فی تحقیق سنن النسائی ج ۲ ص ۳۵۶ قلمی للراقم المجہول)

اللہ قرآن میں فرماتا ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ.

اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی خدا کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ خدا زیادتی کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا

مزید برکرکے دیکھیں تو قتال کی دو صورتیں ہیں (۱) اقدامی جہاد (۲) دفاعی جہاد

(۱) اقدامی جہاد: یعنی مسلمانوں کا کافروں کے خلاف خود اقدام جہاد کرنا۔ اگر یہ اقدام ان کافروں پر ہے جن تک دین کی دعوت پہنچ چکی ہے تو ایسے کافروں کو حملے سے پہلے دعوت دینا مستحب ہے اور اگر دعوت نہیں پہنچی تو پہلے دعوت دی جائے گی اگر یہ مانیں تو جزیہ کا مطالبہ کیا جائے گا اور اگر یہ بھی نہ مانیں تو ان سے قتال کیا جائے گا۔ ... جہاد کی بدولت جو کافر مسلمانوں کے خلاف کاروائی کا ارادہ رکھتے ہیں وہ دب جاتے ہیں اور ان کے دشمنی خوف زدہ اور مرعوب ہو کر اسلام کے خلاف سازشیں نہیں کرتے اس سے کافروں کا رعب رہتا اور وہ ہمیں اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل میں روکے اور دعوت اسلام اور ... آپ ایک ایک جیسے تک پہنچتا ہے اور دعوت کے راستے سے رکاوٹیں ہٹانے کے لئے اقدامی جہاد فرض ہے بہ اگر کوئی مسلمان یہ ملک کرتے ہیں تو سب کی طرف سے کافی ہے لیکن اگر کوئی نہ کرے تو سب گناہگار ہوں گے۔

قتال مشاہد میں ہے "مسلمانوں کے امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ دارالحرب کی طرف ہر سال

Date:

کے عالمگیر انقلاب اور معمولات کا بیان ہے حقیقت کا بیان ہے

اگر کوئی شخص قرآن مجید کا صحیح مطالعہ کرے تو اصلی اور حقیقت یہ ہے کہ وہ مسلمان ایک مزید جہاد کی حقیقت کا ادراک ہو جاتی ہے اور اسے جہاد کی حقیقت کا ادراک میدان جہاد میں جانے کے لئے ہے جس ہو جاتا ہے اس لئے دشمنان جہاد کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھیں کیونکہ قرآن کے سمجھنے والے کسی بھی مسلمان کو جہاد سے دور کرنا بہت مشکل ہے

قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی القرآن المجید

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ ○ (سورۃ التوبۃ، الآیۃ ۱۲۲)

ترجمہ: اور مسلمانوں سے تو یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں (ایک دم اپنے وطن خالی کر دیں) تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے (ایک جماعت وطن میں رہے اور) ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں (کنز الایمان)

لقولہ تعالیٰ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ (سورۃ التوبہ، الآیۃ ۱۲۹)

ترجمہ: لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت پر (کنز الایمان)

لقولہ تعالیٰ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ ○ (سورۃ التوبہ، الآیۃ ۵)

تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ (کنز الایمان)

اسکی تفسیر میں علامہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ ہیں

حل میں ہو خواہ حرم کعبہ میں وقت و مکان کی تخصیص نہیں (کنز الایمان تفسیر ۱۱)

لقولہ تعالیٰ ۔ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ○ (سورۃ البقرہ، الآیۃ ۱۹۱)

ترجمہ: اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں (کیونکہ یہ حرمت کے خلاف ہے) اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو (کہ انہوں نے حرم کی بے حرمتی کی) کنز الایمان و تفسیر قرآن

قال اللہ تعالیٰ عزوجل شانہ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ○ (سورۃ الانفال، الآیۃ ۶۵)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو (کنز الایمان)

قال اللہ تبارک وتعالیٰ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

ترجمہ: اسکی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ (کنز الایمان) (سورۃ المائدہ، الآیۃ ۳۵)

وقال اللہ تعالیٰ ۔ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ○ (سورۃ الاحزاب الآیہ ۲۵)

ترجمہ: اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی (کنز الایمان)

اور اللہ نے قرآن میں جہاد کا حکم دیا فرمایا ہے

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ (سورۃ النساء آیت ۷۴)

ترجمہ: تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں۔ کنز الایمان

اللہ جہاد کی فضیلت سے آیت او شمار فرماتا ہے

وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

ترجمہ کنز الایمان: جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے

پھر قرآن پاک میں مجاہدین اسلام کے لئے گرانقدر فضیلت کا بھی تذکرہ ہوا ہے۔
جیسا کہ جملہ مقابلہ میں بیان کیا ہے کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ (سورۃ النساء الآیۃ ۹۵)

اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا۔

اس کی تفسیر میں علامہ نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوسکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے۔

اللہ رب العزت ایک مقام پر اور ارشاد فرماتا ہے کہ۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ؕ (سورۃ التوبہ الآیہ ۱۱۰)

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں (خدا کے دشمنوں کو) اور مریں (راہ خدا میں) (کنز الایمان)

جہاد احادیث کریمہ کی روشنی میں

جہاد کے فضائل و احکام پر قرآن حکیم میں کئی آیتیں ہیں جن میں چند آیتوں کا ذکر اوپر گزرا۔ اب جہاد کے فضائل پر چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں

① مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآیَاتِ اللّٰهِ، لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى
حوالہ (بخاری، امام محمد بن اسمٰعیل بخاری جلد ۱، ص ۳۹۱)

ترجمہ: امام بخاری اور امام مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال بالکل اس شخص کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور اپنی راتوں کو قرآن کی تلاوت اور نماز پڑھنے میں بسر کرتا ہے۔ اور وہ روزے نماز سے کبھی نہیں تھکتا، یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرکے واپس لوٹ آئے۔

② امام بخاری اور مسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما علی الارض من شیء الا الشہید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ حوالہ: (بخاری جلد ۱ ص ۳۹۵)

ترجمہ: کبھی کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد اس دنیا میں پھر واپس آنے کی خواہش رکھتا ہو سوائے شہید کے، کیونکہ وہ جنت کی نعمتوں اور اعزازوں سے بہرہ ور ہونے کے باوجود اس بات کی خواہش کا اظہار کرے گا کہ اسے دنیا میں دس بار لوٹایا جائے

تاکہ بار بار شہادت کی عزت سے سرفراز ہونے کا اسے موقع ملے۔ اس کے دل میں یہ آرزو شہادت کے اس
مقام کی وجہ سے پیدا ہوگی جو جنت میں اس کی طرف سے آئے گا۔

(۳) قال: ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدّھا اللہ للمجاہدین فی سبیل اللہ ما بین الدرجتین کما بین السماء والارض (بخاری جلد ۱ ص: ۳۹۱)

امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں سو درجے مقرر فرمائے جس کے ہر درجہ کا دوسرے درجے سے اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ آسمان و زمین کے درمیان ہے۔

(۴) طبرانی شریف میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اسکی سزا میں کوئی ایسا عذاب ان پر مسلط کر دیتا ہے جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے"۔ المعجم الکبیر امام طبرانی ج ۱۲ ص ۳۲)

اسی مضمون سے ملتی جلتی ایک حدیث امام مسلم نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا

(۵) من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو مات علی شعبۃ من النفاق (مسلم ج ۲ ص ...)

جو شخص اس حال میں مر گیا کہ نہ اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ ہی دل میں جہاد کی آرزو پیدا کی تو وہ نفاق کی خصلت پر مرا۔

اسی طرح ایک حدیث ابو داؤد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۶) من لم یغز او یجہز غازیا او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قبل یوم القیامۃ۔

جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ جہاد کی تیاری میں کسی غازی کی مدد کی، اور نہ کسی غازی کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کی اچھی دیکھ بھال کی تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔

جہاد کی فضیلت میں ایک حدیث اور ملاحظہ فرمائیے اور اسے اپنے حال پر منطبق کیجیے
امام ترمذی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۷) لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین قطرۃ من دموع فی خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یھراق فی سبیل اللہ (ترمذی، باب فضائل الجہاد حدیث ۱۶۶۹، الترغیب والترہیب)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہے ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف سے بہا ہو، دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے۔

Date: ☐☐☐☐☐☐

(٨) عن عبد اللہ بن عمرؓ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن قتل النساء والصبیان متفق علیہ (طیب الاثمار شرح تنویر الآثار)
حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل سے منع فرمایا۔ باب القتال فی الجہاد ص ١٩٧

(٩) عن جابر قال رجل للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوم احد أرأیت
ان قتلت فاین انا قال فی الجنۃ فالقی تمرات فی یدہ ثم قاتل
حتی قتل متفق علیہ (طیب الآثار شرح تنویر الآثار باب القتال فی الجہاد ص ١٩٦

الخاتمہ!

جہاد کا صحیح اور شرعی مفہوم کے متعلق یہ چند کلمات قرآن وحدیث واقوال فقہا کی روشنی میں قارئین و ناظرین کے لئے بہت ہی مفید ہیں کہ جن کے مطالعہ سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ اسلام میں جہاد کی کس قدر اہمیت ہے اور مجاہدین کے خاطر رب ذو الجلال نے کتنی عظیم نعمتیں دنیا وآخرت میں تیار کر رکھی ہیں لہذا ہر ذی شعور کو اپنے رب کے خاطر اخلاص نیت سے جہاد کی طرف توجہ دینے کی خاص ضرورت ہے اور اس میں وہ تمام قسمیں اپنی شرائط کے ساتھ شامل ہیں جو ہم نے اپنے مرقوم مقالہ میں اختصاراً ذکر کر دیں نیز اسی سے دنیا وآخرت میں ہماری شان وشوکت کم ہو رہی ہے۔ رب تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اور تمام مسلمانوں کو جہاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے اسے سربلندی مراتب کا ذریعہ بنائے۔ آمین

فقط والسلام